13- نعت

امیر مینائی (۱۸۳۲ء ـــــ ۱۹۰۰ء)

مقاصد تدریس

۱۔ طلبہ کو نعت کے معنی و مفہوم اور اہمیت سے متعارف کرانا۔
۲۔ طلبہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات و صفات کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرنا۔
۳۔ طلبہ کے دلوں میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقیدت و محبت کے جذبات اُجاگر کرنا۔

شاعر کا تعارف

منشی امیر مینائی، شاہِ اودھ نصیر الدین حیدر کے دورِ حکومت میں لکھنؤ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام مولوی کرم محمد تھا۔ وہ حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنویؒ کی اولاد میں سے تھے۔ اسی مناسبت سے اپنے نام کے ساتھ ''مینائی'' لکھا۔ ابتدائی تعلیم مفتی سعد اللہ رام پوری سے حاصل کی۔

امیر مینائی نے شاعری میں منشی مظفر علی اسیرؔ کی شاگردی اختیار کی اور ان سے اصلاح لیتے رہے۔ ابھی کم عمر ہی تھے کہ شاعری میں نام پیدا کر لیا۔ بیس سال کی عمر میں نواب واجد علی خاں نے انھیں اپنے دربار میں طلب کیا اور کلام سنا۔ بیالیس برس تک رام پور کے نواب یوسف علی خاں اور نواب کلب علی خاں کے استاد رہے۔ زندگی کے آخری زمانے میں نواب مرزا داغؔ نے انھیں حیدر آباد بلوایا۔ وہ وہاں تشریف لے گئے۔ انھی دنوں اتنے بیمار ہوئے کہ چل بسے۔

امیر مینائی نے ویسے تو تمام اصناف میں شاعری کی لیکن غزل اور نعت کی طرف زیادہ راغب رہے۔ ان کا شمار ممتاز شعرا میں ہوتا ہے۔

تصانیف: دو عشقیہ دیوان ''مرآۃ الغیب''، ''صنم خانۂ عشق'' اور ایک نعتیہ دیوان ''محامدِ خاتم النبیینؐ'' امیر مینائیؔ کی مشہور تصانیف ہیں۔ انھوں نے شاعروں کا ایک تذکرہ ''انتخابِ یادگار'' کے نام سے بھی مرتب کیا۔ نامکمل لغت ''امیر اللغات'' بھی علمی میدان میں ان کا ایک اہم کارنامہ ہے۔

مرکزی خیال

اس نعت میں شاعر شہرِ مدینہ سے محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ صبا میں مدینے کے پھولوں کی خوشبو ہے، پرندوں کے تذکرے میں ان کی گفتگو ہے، اسی پاک در پر جینا مرنا میری آرزو ہے، انھی کے جلوے دنیا میں چار سو ہیں، عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں مٹ جانا میری آبرو ہے۔ بے داغ و بے خار گل کے حسن و نزاکت سے لے کر مکان و لامکاں تک سرکارِ دو عالم ﷺ کے نورِ مجسم کے انوار منور ہیں۔

نعت کا خلاصہ

شاعر اپنے اس نعتیہ کلام میں کہتا ہے کہ صبح کی ہوا میرے لیے محض ہوا نہیں بلکہ مدینے کے پھولوں کی خوشبو ہے اور یہ خوشبو میرے لیے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی ہے۔ پرندوں کی آوازوں میں بھی آپ ﷺ کا ذکر اور گفتگو ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ ﷺ کے در پر حاضری دوں اور پھر وہیں عمر بھر رہ کر جان دے دوں۔ جس طرف دیکھتا ہوں اُدھر میرے نبی ﷺ کا جلوہ ہے۔ دل میں سوچتا ہوں تو چاروں طرف آپ ﷺ ہی دکھائی دیتے ہیں۔ میں یہاں ہوں اور آپ ﷺ کو چشمِ تصور سے دیکھ رہا ہوں اور آپ ﷺ کا نور مدینہ منورہ

میں ہے۔میرے نبی پاک ﷺ کی ذات بالکل بے داغ ہے۔آپ ﷺ ہر ایک کے لیے رحمت بن کر دنیا میں تشریف لائے۔

اشعار کی تشریح

شعر نمبر 1:

صبا بے شک آتی مدینے سے تُو ہے
کہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بُو ہے

حل لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صبا	صبح کی ہوا	بے شک	جس میں کوئی شک وشبہ نہ ہو۔ یقیناً	مدینہ	شہر۔وہ شہر جہاں نبی پاک ﷺ کا روضہ مبارک ہے۔
بُو	خوشبو				

نثری ترتیب: صبا! بے شک تو مدینے سے آتی ہے کیونکہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بُو ہے۔

تشریح: امیر مینائی کی شاعری زبان و بیان کی خوبیوں اور فکر وخیال کی رعنائیوں سے آراستہ ہے۔ان کے نعتیہ اشعار میں آورد کے مقابلے میں آمد کا رنگ چھایا ہوا ہے۔مذکورہ شعر میں فرماتے ہیں۔اے صبا! تو جب مدینے سے آتی ہے تو میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔تو میرے نبی پاک ﷺ کے شہر سے ہو کے آتی ہے۔ مجھے تو بہت پیاری لگتی ہے۔تو محض صبح کی ہوا نہیں بلکہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی خوشبو ہوتی ہے۔مراد یہ ہے کہ جب بھی کوئی آدمی مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کر کے آتا ہے اور شاعر اس سے آپ ﷺ کے بارے میں سنتا ہے تو اسے ان باتوں کا لطف آتا ہے اور وہ خوشی محسوس کرتا ہے۔شاعر کے نزدیک بادِ صبا بڑی خوش نصیب ہے جو مدینہ منورہ کی گلیوں سے ہو کر آئی ہے۔بقول شاعر:

لو مدینے کی تجلّی سے لگائے ہوئے ہیں   دل کو ہم مطلعِ انوار بنائے ہوئے ہیں

عاشقِ مصطفیٰ ﷺ صبح کی ٹھنڈی میٹھی ہوا میں مدینے کے پھولوں کی مہک محسوس کر لیتے ہیں۔مدینے کے پھولوں کی خوشبو بھی انوکھی اور مسحور کن ہوتی ہے۔مدینہ منورہ کو حضرت محمد ﷺ کی نسبت کی وجہ سے بہت اہمیت حاصل ہے۔بقول شاعر:

آپ ﷺ کے مقدس شہر کی   ربِ کعبہ خود اُٹھاتا ہے قسم

شعر نمبر 2:

سنی ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں
ترا تذکرہ ہے تری گفتگو ہے

حل لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
طوطی	ایک خوش آواز چھوٹا پرندہ	بلبل	ایک خوش آواز پرندہ	گفتگو	بات چیت
		تذکرہ	ذکر۔چرچا	ترا	تیرا

نثری ترتیب: ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں سنیں۔(ان میں) تیرا تذکرہ ہے (اور) تیری گفتگو ہے۔

تشریح: امیر مینائی کے اشعار میں الفاظ و تراکیب اور صنائع کو بہت مہارت سے استعمال کیا گیا ہے مذکورہ شعر میں فرماتے ہیں۔نبی

پاک ﷺ دنیا میں رحمت بن کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کو پرندوں سے بھی پیار تھا۔ شاعر کہتا ہے کہ میں نے طوطی اور بلبل کی باتیں سنیں تو مجھے ان کی باتوں میں بھی آپ ﷺ کا ذکر ملا۔ گویا وہ خوش الحان پرندے آپ ﷺ کی تعریف اور ذکر کر رہے تھے یعنی دنیا میں ہر ذی روح تذکرۂ محمدی ﷺ میں مشغول ہے۔ بقول شاعر:

سب سے میٹھا ہے جو سب سے پیارا ہے جو
ہے محمد ﷺ کا نام اُن پہ لاکھوں سلام

ایک شاعر ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں اس طرح شعر کہتے ہیں۔

تیرے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے
خدا کا ذکر کریں ذکرِ مصطفیٰ نہ کرے

شعر نمبر 3:

جیوں تیرے دَر پہ مروں تیرے دَر پر
یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے

حل لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جیوں	زندہ رہوں	دَر	دروازہ	حسرت	شوق
مَروں	مرجاؤں	یہی	خاص یہ	آرزو	خواہش

نثری ترتیب تیرے دَر پر جیوں اور مروں (بس) یہی حسرت اور یہی آرزو ہے۔

تشریح امیر مینائی کا شمار ممتاز "نعت" لکھنے والوں میں ہوتا ہے۔ ان کے کلام میں کہیں بھی تصنع کا گمان نہیں ہوتا۔ ان کے اشعار میں سادگی اور روانی پائی جاتی ہے۔ مذکورہ شعر میں کہتے ہیں۔ اے میرے پیارے نبی ﷺ! میری خواہش ہے کہ میں آپ ﷺ کی چوکھٹ پر عمر بھر رہوں، یہاں تک کہ میری روح پرواز کر جائے۔ یہی میرا شوق اور یہی میری تمنا ہے۔ میری زندگی آپ ﷺ کی چوکھٹ پر ہی گزر جائے اور مجھے موت بھی اُدھر ہی آ جائے۔ کاش! ایسا ہو سکتا۔ بقول علامہ اقبالؔ:

کی محمد ﷺ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

حضرت محمد ﷺ کی ذات سے پیار کرنے والے مدینہ منورہ سے بہت عقیدت رکھتے ہیں۔ وہ وہیں سے وابستہ رہنا چاہتے ہیں۔

بقول شاعر:

وہی جنت میں جائیں گے جو سوچیں گے جو سمجھیں گے
نبی ﷺ کی رضا میں ہے خدا کی بھی رضا بے شک

شعر نمبر 4:

جسے جس طرف آنکھ جلوہ ہے اُس کا
جو یک سو ہو دل تو وہی چار سُو ہے

حل لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جمنا	ٹھہرنا۔ پڑنا	جلوہ	نور	یک سو	ایک طرف

نثری ترتیب جس طرف آنکھ جمے (تو) اس کا جلوہ ہے۔ جو دل یک سو ہو تو وہی چار سو ہے۔

تشریح: اے میرے پیارے نبی ﷺ! میں جس طرف بھی دیکھتا ہوں اُدھر تیرا ہی جلوہ ہے اور نور کی فضا ہے۔ جب میرا دل آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو چاروں طرف آپ ﷺ ہی آپ ﷺ دکھائی دیتے ہیں۔ اُٹھتے بیٹھتے، جاگتے سوتے تیرا ہی جلوہ میری آنکھوں کے سامنے ہے یعنی اگر آپ ﷺ کی طرف دل لگایا جائے تو ہر طرف وہی نظر آتے ہیں۔ بقول امجد شریف:

بڑا جلوہ نما دیکھا وہاں پر نور کا جلوہ
بڑی پُر کیف لگتی ہے مدینے کی فضا بے شک

شاعر اس شعر میں کہہ رہے ہیں کہ جو لوگ اپنا ذہن یکسو کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اُن کی باطنی آنکھ سے اس بات کا مشاہدہ ہو جاتا ہے کہ مدینے میں روضہ رسول ﷺ پر انوار کی بارش ہو رہی ہوتی ہے۔ بقول شاعر:

کرم اُن کا ہے جاری جو ہیں مشکل کُشا بے شک
میرا ایمان ہے پختہ یقیں میرا یہ کامل ہے

شعر نمبر 5:

تری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر
یہی میری حرمت، یہی آبرو ہے

حل لغت:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
راہ	راستہ	خاک	مٹی	حرمت	عزت، عظمت
آبرو	قدر و منزلت۔ عزت	خاک ہو جاؤں	مٹی میں مل جاؤں		

نثری ترتیب: مر کر تیری راہ میں خاک ہو جاؤں۔ یہی میری حرمت و آبرو ہے۔

تشریح: امیر مینائی ایک قادر الکلام شاعر ہیں۔ ان کے نعتیہ کلام میں سوز و گداز کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ مذکورہ شعر میں کہتے ہیں۔ اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ! میری دلی آرزو، خواہش و تمنا اور عزت و عظمت اس میں ہے کہ میں مر کر آپ ﷺ کے قدموں کی خاک ہو جاؤں۔ آپ ﷺ جس راستے سے گزریں میں اُسی راستے کی دھول بن جاؤں تا کہ آپ ﷺ کے قدموں کو چوم سکوں۔ یہ بات میرے لیے باعثِ فخر ہے۔ میرا جینا اور مرنا صرف آپ ﷺ ہی کے لیے ہو اس سے بڑھ کر میرے لیے عزت کا مقام اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ بقول شاعر:

آرزو ہے کہ جان نثار کروں
مر کے حال کروں دوام آقا ﷺ
سایہ التفات ہو سر پر
اور ہو زندگی کی شام آقا

شعر نمبر 6:

یہاں ہے ظہور اور وہاں نور تیرا
مکاں میں بھی تُو ہے لامکاں میں بھی تُو ہے

حل لغت:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ظہور	ظاہر ہونا	مکان	گھر۔ رہنے کی جگہ	لامکاں	عالمِ قدس۔ غیر مادی جہاں جو لامحدود ہے۔
نور	روشنی۔ اُجالا				

نثری ترتیب: یہاں تیرا ظہور اور وہاں تیرا نور ہے۔ مکاں میں بھی تو اور لامکاں میں بھی تو ہے۔

تشریح: امیر مینائی کے کلام میں سادگی، روانی اور برجستگی ہے۔ یہ نعت اُنہوں نے عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں ڈوب کر لکھی ہے مذکورہ شعر اُن

کے حضرت محمد ﷺ سے دلی لگاؤ کی غمازی کرتا ہے۔ زیرِ نظر شعر میں کہتے ہیں۔ میرے پیارے نبی ﷺ! آپ ﷺ کی عظمتوں کا چرچا ہر جگہ ہے۔ زمین پر آپ ﷺ کا وجود اور عرش پر آپ ﷺ کا نور ہے۔ گویا آپ ﷺ مکاں میں بھی ہیں اور لامکاں میں بھی ہیں۔ یعنی ہر جگہ آپ ﷺ کا چرچا ہے کیونکہ جب آپ ﷺ کو معراج شریف کا شرف حاصل ہوا تو آپ ﷺ اس وقت مکاں سے لامکاں میں تشریف لے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

کہ اے محمد! اگر آپ نہ ہوتے تو یہ دنیا بھی نہ ہوتی
اللہ تعالیٰ نے کائنات بنانے سے پہلے آپ ﷺ کا نور بنایا

بقول رسول محشر نگری:
نور اُس کا سب سے پہلے پیدا کیا خدا نے
بزمِ جہاں میں لیکن آخر میں سب سے آیا

شعر نمبر 7:
جو بے داغ لالہ، جو بے خار گُل ہے
وہ تُو ہے، وہ تُو ہے، وہ تُو ہے، وہ تُو ہے

حلِ لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
داغ	دھبا	خار	کانٹا	لالہ	ایک قسم کا سرخ پھول جس کے اندر سیاہ داغ ہوتا ہے
بے داغ	بغیر دھبے کے	بے خار گُل	بغیر کانٹے کے پھول		

نثری ترتیب: جو بے داغ لالہ، جو بے خار گُل ہے، وہ تُو ہے، وہ تُو ہے، وہ تُو ہے، وہ تُو ہے۔

تشریح: امیر مینائی کے نعتیہ اشعار درد و اثر اور سوز و گداز سے بھرپور ہیں۔ زیرِ نظر شعر میں فرماتے ہیں۔ اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ! آپ ﷺ دنیا میں رحمت بن کر آئے۔ آپ ﷺ کی ذات پاک ہمیشہ بے داغ رہی۔ مسلمان تو کیا کافر بھی آپ ﷺ کے صادق و امین ہونے کی گواہی دیتے تھے۔ گویا آپ ﷺ وہ پھول ہیں جو بغیر کسی دھبے اور کانٹے کے ہے۔ یعنی آپ ﷺ سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ لہٰذا جو خوبصورت، بے مثل و بے نظیر ذات ہے وہ آپ ﷺ ہیں، وہ آپ ﷺ ہیں، وہ آپ ﷺ ہی ہیں یعنی انسانِ کامل اور معصوم عن الخطاء ہونے کا شرف صرف سرکارِ دو عالم ﷺ ہی کو حاصل ہوا ہے۔ بقول شاعر:

مصطفیٰ ﷺ کی ذات میں یکجا ہوئیں
صورت زیبا جیسی سیرت بہم

ایک شاعر حضرت محمد ﷺ کی ذات کو اس طرح بیان کرتے ہیں۔

میرا ایمان ہے پختہ یقیں میرا یہ کامل ہے
زمیں کے بادشاہ سارے اُنھی کے ہیں گدا بے شک

حلِ مشقی سوالات

ا۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) صبا کہاں سے آتی ہے؟
جواب: صبا مدینے سے آتی ہے۔

(ب) پھولوں میں کس کی خوشبو ہے؟
جواب: پھولوں میں مدینے کی خوشبو ہے۔

(ج) شاعر کے دل میں کیا حسرت اور آرزو ہے؟
جواب: شاعر کے دل میں یہ حسرت اور آرزو ہے کہ وہ عمر بھر آپ ﷺ کی چوکھٹ پر رہے اور وہیں اسے موت آئے۔

(د) شاعر اپنی حرمت و آبرو کس بات میں خیال کرتا ہے؟

جواب: شاعر اپنی حرمت و آبرو اس بات میں خیال کرتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کے احکامات اور طریقوں پر عمل کرتے ہوئے دُنیا سے رخصت ہو جائے۔

(ہ) طوطی و بلبل کس کا ذکر کرتے ہیں؟

جواب: طوطی و بلبل نبی پاک ﷺ کا ذکر کرتے ہیں۔

۲۔ اس نعت میں ردیف کیا ہے؟ جواب: اس نعت میں "ہے" ردیف ہے۔

۳۔ اس نعت کے قافیے اپنی کاپی میں لکھیں۔ جواب: تُو، بُو، گفتگو، آرزو، چارسُو، آبرو اس نعت کے قافیے ہیں۔

۴۔ نعت کا مرکزی خیال تحریر کریں۔ جواب: نعت کا مرکزی خیال شروع میں دیکھیں۔

۵۔ لالے کے بے داغ اور گل کے بے خار ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: لالے کے بے داغ اور گل کے بے خار ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی گناہ سے پاک، بے ضرر اور سراپا رحمت تھی۔

۶۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

جواب:

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
صبا	لامکاں	بُو
طوطی	نور	بلبل
تذکرہ	آرزو	گفتگو
جیوں	چارسُو	مروں
حسرت	آبرو	آرزو
یک سو	مروں	چارسُو
حرمت	گفتگو	آبرو
ظہور	بلبل	نُور
مکاں	بُو	لامکاں

۷۔ نیچے دیے گئے اشارات کی مدد سے نعت کا خلاصہ لکھیں۔

صبا کا مدینے سے آنا .... طوطی و بلبل اور رسول پاک ﷺ کا تذکرہ .... در رسول ﷺ پر مرنے جینے کی آرزو .... ہر طرف اُسی کا جلوہ .... خاکِ مدینہ باعثِ حُرمت .... مکاں و لامکاں میں اُسی کا نور و ظہور .... بے داغ لالہ اور بے خار گل۔

جواب: دیکھیے خلاصہ۔

۸۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔ طوطی و بلبل، تذکرہ، گفتگو، حرمت، آبرو، ظہور، داغ لالہ، خار گل

جواب: طُوطی و بُلبُل ۔ تَذ کِرَہ ۔ گُفتگُو ۔ حُرمَت ۔ آبرُو ۔ ظُہُور ۔ داغِ لالَہ ۔ خارِ گُل

سرگرمیاں

۱۔ بچوں کے درمیان نعت خوانی کا مقابلہ کرایا جائے۔

جواب: عملی کام۔

۲۔ آپ اپنی پسندیدہ نعت، اپنی کاپی پر لکھیں اور استاد صاحب کو دکھائیں۔

جواب:

نعت

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمھیؐ تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمھیؐ تو ہو

پھوٹا ہو سینۂ شبِ تارِ اَلست سے
اس نورِ اوّلین کا اُجالا تمھیؐ تو ہو

سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمھیؐ تو ہو

جلتے ہیں جبرائیل کے پر جس مقام پر
اُس کی حقیقتوں کے شناسا تمھیؐ تو ہو

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاجدارِ یثرب و بطحا تمھیؐ تو ہو

دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمھیؐ تو ہو

۳۔ طلبہ سے امیر مینائی کی اس نعت کو درست آہنگ کے ساتھ جماعت کے کمرے میں پڑھوائیں۔

جواب: عملی کام۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ نعت ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں نبی کریم ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو۔

جواب: نعت کے لغوی معنی ہیں "تعریف وستائش"۔ اصطلاح میں نعت سے مراد "حضرت محمد ﷺ کی تعریف وثنا کو اشعار کی صورت میں بیان کرنا ہے۔" شاعری میں نعت کے لیے کوئی خاص صنف مقرر نہیں ہے بلکہ شاعری کی ہر صنف میں نعت بیان کی گئی ہے۔ شاعر حضرت محمد ﷺ کی بارگاہ میں اپنے جذبات واحساسات کا اظہار شاعری کی کسی بھی صنف میں بیان کر سکتا ہے۔

۲۔ اردو شاعری میں نعت کی روایت اور اہمیت کو مختصر طور پر بیان کریں۔

جواب: حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی تعریف و مدح کو اشعار کی صورت میں بیان کرنے کو نعت کہتے ہیں۔ نعت کی روایت کا آغاز سرکارِ دو عالم حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ مبارکہ سے ہو گیا تھا۔ حضرت حسان بن ثابتؓ آنحضور ﷺ کے دربارِ اقدس میں نعت پڑھا کرتے۔

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ
وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

حضرت حسان بن ثابتؓ کے علاوہ حضرت کعب بن زبیرؓ بھی عہدِ رسالت مآب کے نعت گو شاعر ہیں۔ عربی زبان میں ہی نعتیہ کلام "قصیدہ بردہ شریف" آج بھی مقبول ہے جن میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں:

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِى تُرْجَعْ شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ حَوْلٍ مِنَ الْاَحْوَالِ مُقْتَحَمٖ

فارسی شاعری میں نعتیہ شاعری کے بلند پایہ کلام ملتے ہیں فارسی کے مشہور شعرا میں شیخ سعدی شیرازی، شیخ فریدالدین عطار، رومی اور جامی کے نام مشہور ہیں۔ فارسی کے بعد اُردو شاعری میں نعتیہ کلام کے لازوال نمونے منظرِ عام پر آئے۔ خواجہ میر دَرد، مولانا ظفر علی خاں اور بہزاد لکھنوی کی نعتیہ شاعری کا ایک خاص انداز ہے۔

اُردو کے جن شعرا کے نعتیہ شاعری کے کلام آج بھی معروف ہیں اُن کے نام درج ذیل ہیں:

امیر مینائی، احمد رضا خاں بریلوی، حسن رضا خاں بریلوی، ضیا القادری، بہزاد لکھنوی، ماہر القادری، محشر رسول نگری، حافظ مظہر الدین، اقبال عظیم، حافظ لدھیانوی، حفیظ جالندھری، حفیظ تائب، اعظم چشتی۔

۳۔ ہر بچے سے درست تلفظ کے ساتھ نعت کی قرأت کرائی جائے۔ جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- نعت میں تعریف و توصیف بیان کی جاتی ہے۔ (A) حضرت محمد ﷺ کی (B) ولی اللہ کی (C) صحابی کی (D) بادشاہ کی
2- صبا کا مطلب ہے۔ (A) شام (B) دوپہر (C) صبح کی ہوا (D) آدمی
3- صبا میں کس کی بُو ہے؟ (A) چنبیلی کی (B) مدینے کے پھولوں کی (C) گلاب کی (D) صحرا کی
4- نظم 'نعت' کے شاعر نے باتیں سنیں: (A) فاختہ اور طوطی کی (B) فاختہ اور بلبل کی (C) کوئل اور بلبل کی (D) طوطی اور بلبل کی
5- شاعر امیر مینائی کے لیے باعثِ حرمت ہے: (A) خاکِ مدینہ (B) خاکِ مکہ (C) سرمہ طور (D) خاکِ وطن
6- جیوں تیرے در پر مروں تیرے: (A) گھر پر (B) در پر (C) چوکھٹ پر (D) روضے پر
7- طوطی و بلبل میں "و" ہے۔ (A) حرفِ عطف (B) حرفِ نفی (C) حرفِ ندا (D) حرفِ جار
8- نعت میں شاعر کی کیا خواہش ہے کہ جیوں تیرے...... پر: (A) در (B) گھر (C) روضہ (D) بھروسہ
9- خاک کا مترادف ہے۔ (A) آگ (B) پانی (C) مٹی (D) سرمہ
10- حضور محمدؐ لالہ و گل ہیں: (A) بے رنگ (B) بے داغ (C) بے خار (D) بے داغ و بے خار
11- "خوشبو" کا متضاد ہے۔ (A) بو (B) خوشبویات (C) خوشبوئیں (D) بدبو
12- "گفتگو" کا متضاد ہے۔ (A) خاموشی (B) تساہل (C) سستی (D) بے کاری
13- "نور" کا مترادف ہے۔ (A) روشنیاں (B) روشنی (C) بے نور (D) نورانی
14- "حرمت" کا مترادف ہے۔ (A) غیرت (B) عذت (C) عزت (D) عظمت
15- آبرو کا مترادف ہے۔ (A) حرمت (B) عزت (C) محنت (D) مشقت
16- مذکر الفاظ کی فہرست ہے۔ (A) آبرو، حرمت (B) پھول، خار (C) نور، روشنی (D) لالہ، کلی
17- مؤنث الفاظ کی فہرست ہے۔ (A) طوطی، بلبل (B) پھول، گل (C) دل، آنکھ (D) جلوہ، نور
18- مکاں کا متضاد ہے۔ (A) قصبہ (B) لامکاں (C) شہر (D) گاؤں

جوابات: 1- حضرت محمد ﷺ کی 2- صبح کی ہوا 3- مدینے کے پھولوں کی 4- طوطی اور بلبل کی 5- خاکِ مدینہ
6- دَر پر 7- حرفِ عطف 8- در 9- مٹی 10- بے خار و بے داغ

11- بدبو 12- خاموشی 13- روشنی 14- عزت 15- حرمت
16- پھول، خار 17- طوطی، بلبل 18- لامکاں

☆ **مختصر جواب دیں۔**

1- شاملِ نصاب "نعت" کے شاعر کا نام تحریر کریں۔

جواب: شامل نصاب "نعت" کے شاعر کا نام "امیر مینائی" ہے۔

2- صبا میں کہاں کی خوشبو ہوتی ہے؟

جواب: شاعر مدینہ شہر سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ صبا مدینہ شہر سے آتی ہے اور اس میں مدینے کے پھولوں کی خوشبو ہے۔

3- طوطی و بلبل کس کا تذکرہ کرتے ہیں؟

جواب: طوطی اور بلبل بھی سرکارِ دو عالم حضرت محمد ﷺ کے اوصاف کا تذکرہ کرتے ہیں۔ ان کی گفتگو میں بھی حضور پاک ﷺ کی باتیں شامل ہوتی ہیں۔

4- امیر مینائی نے نعت میں کس حسرت کا اظہار کیا ہے؟

جواب: امیر مینائی نے اپنی اس حسرت کا اظہار کیا ہے کہ میں اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے پاک شہر مدینہ میں جاؤں، آپ ﷺ کے در پر زندہ رہوں، اور آپ ﷺ کے در پر ہی مجھے موت آئے۔

5- شاعر نے اپنی حرمت کو کس طرح بیان کیا ہے؟

جواب: شاعر نے کہا ہے کہ میں آپ ﷺ کی راہ میں خاک ہو جاؤں یعنی آپ ﷺ کی محبت و اطاعت میں خود کو مٹا دوں تو اِسی میں میری حُرمت یعنی عزت اور آبرو ہے۔

6- شاعر کو مکاں و لامکاں میں کون نظر آتا ہے؟

جواب: شاعر کو مکاں و لامکاں میں حضور نبی کریم ﷺ کے جلووں کا ظہور نظر آتا ہے۔ یعنی آپ ﷺ کی ذات و صفات کا نور ہر جگہ موجود ہے۔

7- آخری شعر میں شاعر نے نبی کریم ﷺ کی صفات کو کس طرح بیان کیا ہے؟

جواب: شاعر اپنے جذبات حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر کوئی بے داغ اور بے خار پھول ہے تو صرف اور صرف آپ ﷺ کی ذات پاک ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات ہر طرح کے عیب و نقص سے پاک اور مبرا ہے۔

8- "نور" سے کیا مراد ہے؟

جواب: نور کا لفظی مطلب ہے "روشنی"۔ آپ ﷺ کی مبارک تعلیمات، آپ ﷺ کے فرمان اور آپ کے لائے ہوئے آفاقی دین اسلام کو نور یعنی روشنی کہا گیا ہے جس سے پوری انسانیت کفر و جہالت کی تاریکیوں سے نکل کر منور ہو گئی۔

9- نعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: نعت ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں نبی کریم ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو۔

10- شاعر نے نعت میں اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کس طرح کیا ہے؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ روحوں کو تازگی بخشنے والی صبا شہر مدینہ سے آتی ہے اور اس میں مدینہ شہر کے پھولوں کی خوشبو رچی بسی ہے۔ میری خواہش ہے کہ میں اپنے نبیؐ کے در پر زندہ رہوں اور وہیں مر جاؤں۔ میری آنکھ کو ہر طرف اپنے نبی کریم ﷺ کے جلوے نظر آتے ہیں۔ میری عزت یہی ہے کہ میں اپنے نبیؐ کی راہ میں فنا ہو جاؤں۔ مکان و لامکاں میں حضور نبی کریم ﷺ کے ظہور کا نور موجود ہے۔

❊......❊......❊